www.emarsiya.com

منیتِ صادق

بے ملک سلاطین لڑا کرتے ہیں للملک

انتساب

میں اپنی یہ کوشش اپنے استاد سید توکل حسین نیّر ابن سید احمد علی مرحوم سے منسوب کرتا ہوں۔

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

تبصرہ

از شاعر مرثیہ گو جناب پروفیسر ڈاکٹر سحر انصاری کراچی

سید ابرار حسین اثر سلطان پوری کا مرثیہ ''منہت صادق'' نظر سے گزرا اس مرثیے کا مرکزی خیال ان کی ایک بیت کے اس مصرعے میں سمٹ آیا ہے۔

شبیر میرا مجھ سے ہے شبیر سے میں ہوں

سارا معاملہ ہی نسبتوں کا ہے آج تک واقعہ کربلا کو جس طرح بیان کیا جاتا ہے اور جس طرح اس کے بنیادی فلسفے کو نئے نئے اسالیب کے ساتھ خاص و عام تک پہنچایا جارہا ہے وہ نسبتوں کی صداقت ہی سے عبارت ہے۔ اثر سلطان پوری نے مسدس کی ہیئت میں یہ مرثیہ کہا ہے اور اپنے انداز سے اس کی تشکیل کا حق ادا کیا ہے مجھے یقین ہے کہ رثائی ادب سے دلچسپی رکھنے والے افراد اثر سلطان پوری کے جذبہ عقیدت اور اسلوب بیان کی داد ضرور دیں گے اردو مرثیہ خالص اردو زبان و تہذیب کی دین ہے اسے ہر دور میں شعرا نے اپنی استعداد کے مطابق ترقی دی ہے۔ اثر سلطان پوری کا تذکرہ بھی یقیناً نئے مرثیہ نگاروں میں کیا جاتا رہے گا۔

سحر انصاری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منیّتِ صادق

(۱)

بے ملک سلاطین لڑا کرتے ہیں للملک پروا اسے کیا ہو کہ جو سلطان ہو بالملک
وہ ملک ہے تیرا جو سماتا نہیں فی الملک اطراف میں گونجی ہے صدائے لِمَنِ الملک
دم خم ہو تو مخلوق کا اِحصٰی کرے کوئی
خالق ہو تو اس ملک کا دعویٰ کرے کوئی

(۲)

گھیرے ہے دو عالم کو فقط تیری مشیّت تدبیرِ خلائق میں کسی کی نہیں شرکت
پھیلی ہوئی اقسام کی انواع کی خلقت بٹتی ہوئی ہر نوع میں نعمات کی دولت
ہے تیرا بھکاری کوئی مفلس کہ دھنی ہے
محتاج ہیں سب ایک تری ذات غنی ہے

(۳)

لا شے سے یہ ہستی کا چمن تو نے کھلایا معدوم سے موجود کا یہ شہر بسایا
یہ فیض کہ جس چیز کے قابل جسے پایا حق کوئی نہ تھا پھر بھی تری دَین خدایا
خار و گلِ تر ایک نوازش کی نظر میں
سب خلق برابر تری بخشش کی نظر میں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

رب ایسا جو نمرود و براہیمؑ کو پالے موسیٰؑ بھی شکم سیر ہوں فرعون بھی کھالے
کونین کی ہر چیز ہے بندوں کے حوالے مومن ہو کہ کافر جو پسند آئے اُٹھالے
شے کوئی کسی کے لئے ناپید نہیں ہے
یاں دوست کی دشمن کی کوئی قید نہیں ہے

(۵)

احکام مگر صرف پہ عائد بھی ہیں اے دوست ہر چیز میں نقصان و فوائد بھی ہیں اے دوست
ہر شے میں ہے راحت تو شدائد بھی ہیں اے دوست تلقینِ تحفظ کے جرائد بھی ہیں اے دوست
توریت و زبور اُتری ہیں انجیل بھی دی ہے
قرآن میں ہر چیز کی تفصیل بھی دی ہے

(۶)

ہوں مہر و مہ و شام و سحر دن ہو کہ ہو شب اللہ نے انساں کے تصرف میں دیئے سب
بندوں پہ یہ کثرت سے ہوئی مرحمتِ رب گنتی نہ رہی فرد عطا کیا ہو مرتب
اس پر بھی خرافاتِ انا میں کوئی پڑ جائے
انساں نہیں ابلیس ہے رب سے جو اکڑ جائے

(۷)

نعمات سے تھا یوں تو مُعِ الخیر یہ خاکی عرفان دیا علم کی مقدار سوا کی
کی علم کو مشعل بھی عطا ذہنِ رسا کی یہ عقل کی دولت ہے بڑی دین خدا کی
ناشکریِ نعمات میں دنیا ہے نہ دیں ہے
مُنعم کا جو انکار کرے عقل نہیں ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

رحمٰن نے شکوے کی نہ انساں کو جا دی   دی عقل دیئے عقل کی تشریح کو ہادی
امداد تسلسل سے رسولوں کی لگا دی   مشعل جو بجھی بڑھ کے پیمبر نے جلا دی
انوار کی بارش ہو شریعت کی فضا پر
سایہ بھی نہ ظلمت کا پڑے راہِ رضا پر

(۹)

کچھ عقل پیمبر سے ہے یوں لاحق و ملحق   ہے فیصلۂ عقل شریعت کے مطابق
دونوں کی غرض صدق تو ہیں دونوں ہی صادق   بس فرق ہے اتنا کہ یہ صامت ہے وہ ناطق
چپ عقل نے جو حکم دیا کس نے سُنا ہے
جب ہو نہ پیمبر تو شریعت کا خدا ہے

(۱۰)

خاموش رہی عقل بگڑتے گئے خودسر   عیاریوں نے عقل نما بھیس بدل کر
برپا کیا وہ حشر کہ شرما گیا محشر   انصاف کا خوں بہ گیا آدم کی زمیں پر
طوفان میں غرقاب تو ہونے کو تھی دنیا
اک نوحؑ کی کشتی نے مگر روک لی دنیا

(۱۱)

دنیا نے مگر آگ کا انبار لگایا   خُلّت نے اُسی آگ کو گلزار میں بدلا
کرتے رہے فرعون خُدا ہونے کا دعویٰ   ملتے رہے ہر نسل کے فرعون کو موسیٰؑ
بے عقل گنواتے رہے آنکھوں کی بصارت
عیسیٰؑ انہیں دیتے رہے عقلوں کی بصارت

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۲)

ہر دور میں دورہ تھا مشیّت کا برابر بن بن کے بگڑتا رہا انساں کا مقدر
اصلاح کو بروقت پہنچتے رہے رہبر مبعوث ہوئے کوئی سوا لاکھ پیمبر
تدریج سے زینوں پہ سمجھ بوجھ چڑھی تھی
اب عقلِ بشر بامِ ترقی پہ کھڑی تھی

(۱۳)

خود اپنے مسیحا کو مریضوں نے کیا گم راہی ہوئے عیسیٰؑ تو سوئے چرخ چہارم
ہونے لگا بہروپ میں عقلوں کے تصادم پھر دیکھتے ہی دیکھتے دنیا تھی جہنم
اب فطرتِ عیار ہی بالغ نگہی تھی
اک رہبرِ کامل کو خرد مانگ رہی تھی

(۱۴)

وہ روزِ ازل روحوں کا مجمع جو لگا تھا رب ہوں میں تمہارا کہ نہیں پوچھ لیا تھا
ارواح میں اقرار تو سب نے ہی کیا تھا لیکن نگہِ غیب میں سب کھوٹا کھرا تھا
اعمال کسی کے تو نہ دیکھے نہ سُنے تھے
صادق اُسی دن علمِ الٰہی نے چُنے تھے

(۱۵)

جب عقل نے دی رہبرِ کامل کی دہائی رحمٰن کی رحمت کی ادا جوش میں آئی
مالک نے نظر رحمتِ عالمؐ پہ اُٹھائی اے چارہ گرِ خلق پریشاں ہے خدائی
کی عرض بشر گر گیا سطحِ بشری سے
اب کیا یہ درندے ہوں بشر چارہ گری سے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

اِس خلق پہ شیطاں کو مُسلّط جو کیا ہے　　وہ عقل کے ہمراہ دماغوں میں بسا ہے
رگ رگ میں تو ظلمت کا لہو دوڑ رہا ہے　　اِس تیرہ شبی میں کہیں انساں کا پتا ہے
گُم قعرِ مذلّت میں ہیں سب کس کو بچا لوں
مل جائے جو سرسوں تو ہتھیلی پہ جما لوں

(۱۷)

ارشاد ہوا تجھ سے بلاوجہ نہیں پیار　　شاہد ہوں کہ ہے میری مشیّت ترا کردار
کونین کا کرتا ہوں تجھے مالک و مختار　　اے شمعِ درخشاں تجھے کیا فکرِ شبِ تار
اب میری رضا تیری بصیرت کی ضیا ہے
افعال ترے ہوں میں کہوں میں نے کیا ہے

(۱۸)

وہ کنکریاں ہاتھ سے تو اپنے جو پھینکے　　آیت یہ کہے پھینکی گئیں دستِ خدا سے
بیعت جو کرے خلقِ خدا ہاتھ پہ تیرے　　منسوب سرِعام کروں نام سے اپنے
تو کہہ یہ مرا جادۂ تسلیم و رضا ہے
قرآن پکارے کہ یہی راہِ خدا ہے

(۱۹)

مختارِ سمٰوات و زمیں تجھ کو بنایا　　محفل ہے مری صدر نشیں تجھ کو بنایا
انگشتریٔ حق کا نگیں تجھ کو بنایا　　تہذیبِ صداقت کا امیں تجھ کو بنایا
میں کہہ چکا پہلی ہی نظر پر تجھے صادق
دنیا کہے اب جانچ پرکھ کر تجھے صادق

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

پھیلی ہے تو ہو شرک و بغاوت کی حماقت اُٹھ عام تو کر خلق میں تہذیبِ صداقت
انسان کو آجائے نظر اپنی لیاقت شیطان ذرا دیکھ لے اسلام کی طاقت
کفّار کڑھیں نور کا اتمام کروں گا
چڑھتے رہیں مشرک ترا دیں عام کروں گا

(۲۱)

ایسا ہی ہوا خلق میں آئے جو محمدؐ کافور ہوا کفر کا شرٗ شرک ہوا رد
شیطاں کا ہو سایہ کہ بساطِ نظرِ بد ہر فرش اُٹھا بچھ گئی اسلام کی مسند
مولا ترے صادق کے سوا کس کے تھا بس میں
صدیوں کو سموئے کوئی تیئیس ۲۳ برس میں

(۲۲)

لب پر کہ ترا شکر ادا کب ہوا مجھ سے قرض اترا کہاں بندہ ترا ہونے کا مجھ سے
تھا فضل ترا کام جو تو نے لیا مجھ سے نصرت کی کرامات کو نسبت دیا مجھ سے
ہر حال میں شامل تیری توفیق ہے یارب
منکر ترے احسان کا زندیق ہے یارب

(۲۳)

رب نے کہا بندہ ہے یہ کس شان کا بندہ یہ فقر یہ ماتھے پہ مرے نام کا سکّہ
دُھن کام کی آلام کا مطلق نہیں شکوہ ہر حرفِ مُناجات ہے اسلام کا کلمہ
بندے مرے اب جب تلک اسلام رہے گا
کلمے میں مرے ساتھ ترا نام رہے گا

شفق ۸

Scanned with CamScanner

(۲۴)

معراج میں بندے کو بلایا شبِ اسریٰ جبریلؑ تھا ہمراہ کہ مونس تھا سفر کا
سدرہٰ سے مگر دے نہ سکا ساتھ فرشتہ منزل وہ تھی جبریلؑ رکا بڑھ گیا بندہ
دیکھے تو کوئی شانِ رسولِؐ عربی کی
جبریلؑ نہ تھا عبد کو خود رب نے وحی کی

(۲۵)

خلوت میں بلایا ہے کہ دوں تجھ کو علو اور مل جائے ذرا جذبِ من الحق کو نمو اور
رچ جائے ترے رنگ میں لاہوت کی بو اور اب کہہ نہ سکے کوئی کہ میں اور ہوں تو اور
اَسرار ہیں بس ہجر نہیں وصل نہیں ہے
اللہ و محمدؐ میں کوئی فصل نہیں ہے

(۲۶)

اللہ و محمدؐ کی یہ منیّتِ کبریٰ رشتہ تو یہاں باپ کا بیٹے کا نہیں تھا
کتنا تھا قوی عبد سے معبود کا رشتہ سوچا وہ محمدؐ نے مشیّت میں جو گزرا
فی اللہ فنا ذات جو ہو جائے کسی کی
پھر عقل کو حاجت نہیں جبریلؑ و وحی کی

(۲۷)

منیّتِ صادق کی ہے یہ منزل اوّل منیتِ کبریٰ میں فقط احمدؐ مرسل
مخلوق میں معبود کی پہچان مکمّل محشر تلک اللہ کی رہتی ہے مسلسل
یہ سلسلۂ عروۂ وثقائے محمدؐ
جاری ہوئی منیّتِ قربائے محمدؐ

Scanned with CamScanner

(۲۸)

منّیتِ قربیٰ نہیں بھیا بیرنا سے   یہ ربط ہوا کرتا ہے تدفینِ انا سے
اک ذات میں اک ذات کی تحلیل وفا سے   قرآن میں یہ راز ملا انفسنا سے
ہو کر بھی کسی اور میں کھو جاتا ہے انساں
ایک جان دو قالب یہیں ہو جاتا ہے انساں

(۲۹)

دل ہو مگر اپنی کوئی مرضی نہیں رہتی   یاں اپنی کوئی بات بھی اپنی نہیں رہتی
بات ایک طرف ذات بھی ذاتی نہیں رہتی   اب غیریتِ نفسک نفسی نہیں رہتی
مِنیّتیں نفسوں کی ملاقات کی منزل
اے صَل علیٰ جذبِ منَ الذّات کی منزل

(۳۰)

یہ جذبِ منَ الذّات علیؑ کو ہے نبیؐ سے   ثابت ہے انَاَ مِنہُ کے اعلانِ جلی سے
یا قصہٴ طائر میں دعائے نبوی سے   یا اَورَجُل مِنکَ کی تنزیلِ وحی سے
اخلاص ہے نیّت کا خودی ہے نہ اَنا ہے
مرضیِ الٰہیَ میں یہ نفسوں کی فنا ہے

(۳۱)

کچھ کسبِ فضیلت پہ لگا تو نہ تھا پہرہ   اُتنی تھی عطا ظرفِ طلب جتنا تھا گہرا
تھا جذبِ نبوت میں جو کردار سنہرا   شرحِ شرفِ بضعتہُ مِنّی ہوئیں زہرؑا
ملتی تھی جو زہراؑ سے بتکریم نبوّت
کرتی تھی اِسی جذب کی تعظیم نبوّت

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۲)

یاقوت و جواہر ہیں یہی کانِ رسالت آغوش میں لیتی ہے جنہیں مہرِ نبوت
ہوتا ہے نبوّت سے جسے علم ودیعت طفلی میں پڑھا کرتا ہے وہ لوح کی قسمت
مشہور یہ سرکارِ نبوتؐ کا سخن ہے
میں بھی تو اُسی سے ہوں اگر مجھ سے حسنؑ ہے

(۳۳)

وہ علم الٰہی کی چنی خلقتِ صادق تھی جذب ہر اک ذات میں کیفیتِ صادق
ملتی نہیں دو جسموں میں یوں قربتِ صادق ہر ایک کی ہر ایک سے مثّیتِ صادق
کہتے تھے پیمبرؐ اسی زنجیر سے میں ہوں
شبّیرؑ میرا مجھ سے ہے شبّیرؑ سے میں ہوں

(۳۴)

یہ قول نواسے کی محبّت میں نہیں ہے شبّیرؑ رموزِ احدیّت کا امیں ہے
ہے دوشِ نبیؐ رحل یہ قرآنِ مبیں ہے ہیں علمِ محمدؐ یہ محمدؐ کا یقیں ہے
یہ علم و یقیں ہیں نظرِ خوش گہرِ ایک
دو پرتوِ توحید ہیں باہم دگرے ایک

(۳۵)

خود اپنی جبیں جلوہ گہہِ علم و یقیں میں کرتے ہیں نبیؐ جذب نواسے کی جبیں میں
سجدے کا لہو بھر گیا قرآنِ مبیں میں اُلجھی ہے یہ کس کی رگِ جاں خنجر کیں میں
شبیرؑ ہیں یہ یا تہہِ شمشیر محمدؐ
اب تا بہ ابد ہو گئے شبیر محمدؐ

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

حضرت نے نمونے کی وہ اک بات جو کہہ دی اُس بات نے جولانیٔ افکار کو شہ دی
منّیتِ صادق کے تجسّس کو نگہہ دی اب دیکھیے سجّادؑ ہوں کاظمؑ ہوں کہ مہدیؑ
یہ چاردہ معصوم بہ مشرب ہیں محمدؐ
اِس گھر کے ہوں چھوٹے کہ بڑے سب ہیں محمدؐ

(۳۷)

اللہ کی قربت یہی قُربیٰ کا گھرانہ حکمت کا یہ معدن یہ معارف کا خزانہ
دیوانہ بھی اس در کا ہے بہلُول سا دانا اس بیتِ منور سے چکا چوند زمانہ
کرنیں جو چلی آتی ہیں شمعوں سے محل کی
تعمیر ہے منّیتِ ایمان و عمل کی

(۳۸)

ایمان و عمل ساتھ ہی جس گھر میں ہوں لپٹے کملی جہاں مِنّا کی ہوں سلمان لپیٹے
عباسؑ کو شبیرؑ کا دامن نہ سمیٹے ماں دو سہی بیٹے تو ہیں ایک باپ کے بیٹے
عباسؑ کے ہر رنگ میں شبیرؑ کی بو ہے
دو زندگیاں جن میں کہیں میں ہے نہ تو ہے

(۳۹)

شبیرؑ سے مثل شکرو شیر ہے عباسؑ شبیرؑ ہیں قرآن تو تفسیر ہے عباسؑ
شبیرؑ کے جذبات کی تنویر ہے عباسؑ حد یہ ہے کہ شبیرؑ کو شبیرؑ ہے عباسؑ
مولا کی اطاعت میں ولی ابنِ ولی ہے
حاصل جو امامت ہو تو عباسؑ علیؑ ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۰)

کردار میں شبیرؑ کی تصویر ہے عباسؑ تطہیر کی آیت نہ ہو تفسیر ہے عباسؑ
آپ اپنے ہی اعمال کی تطہیر ہے عباسؑ عباسؑ ہیں شبیرؑ تو شبیرؑ ہے عباسؑ
یوں کوئی برادر سے ہم آہنگ نہیں ہے
ایسی تو محبت بھی وفا رنگ نہیں ہے

(۴۱)

پیشانیِ شبیرؑ کی تحریر ہے عباسؑ دریائے رواں پیاسوں کی تقدیر ہے عباسؑ
سیدانیوں کے خواب کی تعبیر ہے عباسؑ چادر بہ سرِ زینبؑ دلگیر ہے عباسؑ
شمشیرِ علیؑ پنجۂ شبیرؑ ہے روکے
غازی کے قدم صبر کی زنجیر ہے روکے

(۴۲)

پائی ہے فقط آب رسانی کی اجازت تلوار نہ ہو ہاتھ میں نیزہ ہے غنیمت
عباسؑ کا حملہ غَضَب اللہ قیامت عنقا ہوئی دولحوں میں پہروں کی اقامت
پانی کی گرہ گردِ فرس گھوم رہی تھی
بہتی ہوئی رَو مشک کا منہ چوم رہی تھی

(۴۳)

وہ مشک بھری لے کے چلا حق کا فدائی افواج کے انبوہ میں ساحل کی چڑھائی
بے دست ہوئے شق ہوا سر مشک بچائی خوں گھٹ گیا تیروں کی مگر باڑھ جو آئی
غربال ہوئی مشک تو بہنے لگا پانی
ریتی پہ گرے دیکھ کے بہتا ہوا پانی

Scanned with CamScanner

(۴۴)

آواز دی آقا رہے اقبال سلامت یہ آخری تسلیم ہے خادم ہوا رخصت
سیدھے تھے صدا سن کے کماں ہوگئے حضرت چلائے کمر ٹوٹ گئی وائے مصیبت
کیا کہیئے کہ کیوں کر تنِ صد پاش پہ پہنچے
گرتے ہوئے بتّیس۳۲ جگہ لاش پہ پہنچے

(۴۵)

سنبھلا نہ گیا گر پڑے بھائی کے سرہانے کہتے تھے کہ جس دل کی لگی ہو وہی جانے
روکا تو بہت میں نے مگر تم نہیں مانے دیکھو کہ حسینؑ آیا ہے اب لاش اٹھانے
دل بیٹھ گیا ٹوٹ گئی آس ترے بعد
اب خاک ہے اس جینے پہ عباسؑ ترے بعد

(۴۶)

پیری میں جواں لال کی تھی لاش اٹھائی جب ہاتھ بٹانے کو برابر کا تھا بھائی
ہاتھوں کو فدا کر کے پڑا ہے وہ فدائی اب کس سے مدد مانگئے دشمن ہے خدائی
ہمت کا شکستہ کمری، ساتھ نہ دے گی
پیری سے یہ بھرپور جوانی نہ اُٹھے گی

(۴۷)

شبیرؑ کو تقدیر نے کیا دن یہ دکھایا ٹوٹی وہ کمر اور وہ تنہائی خدایا
جب اُٹھ نہ سکی لاش علم شہ نے اُٹھایا بھائی کے کٹے ہاتھوں کو سینے سے لگایا
غم لے کے چلے خاک پہ غمخوار کو چھوڑا
لاتے ہیں علم رَن میں علمدار کو چھوڑا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۸)

مشکیزے سے ملتا ہے علم سینہ بہ سینہ سینہ تھا بہشتی کا جو پیاسوں کا سفینہ
ڈوبے ہیں کسی فکر میں سلطانِ مدینہ پنجے کے گلے سے ہے لگی مشکِ سکینہ
کہتے ہیں چھدی مشک امانت ہے علم کی
مقسوم علم اِس کا یہ قسمت ہے علم کی

(۴۹)

دکھلائے علم خوں میں بھری تشنہ دہانی بن جائے نشاں بھائی کا بھائی کی نشانی
پرچم کی زباں پر ہو سکینہ کی کہانی یاد آئے کہ جب ہاتھ کٹے بہہ گیا پانی
رودادِ علمدار کہے مشکِ سکینہ
عباسؑ کے پرچم میں رہے مشکِ سکینہ

(۵۰)

یہ ضعف ہے ہر گام پہ تیوارتے ہیں بابا چلائی سکینہ وہ پھپھی آتے ہیں بابا
کیا ہو گئے عمّو جو علم لاتے ہیں بابا جھک جاتے ہیں رہ رہ کے گرے جاتے ہیں بابا
شبیرؑ پکارے انہیں کھو آیا ہوں بی بی
لاشہ نہ اُٹھا مشک و علم لایا ہوں بی بی

(۵۱)

معصوم لپٹتے تو تڑپ جاتا تھا پرچم خیمے میں بپا ہو گیا عباسؑ کا ماتم
اعصاب میں طاقت نہ تھی آنکھوں میں نہ تھا دم کس طرح لکھوں زوجۂ عباسؑ کا عالم
کہتی تھی کہ دم جانِ وفا کا میں بھروں گی
شبیرؑ کے بچوں کی کنیزی میں مروں گی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۵۲)

خاموش آثرؔ جانِ حزیں کھوتی ہیں زہراؑ عباسؑ کے ہاتھوں پہ فدا ہوتی ہیں زہراؑ
رقت تری مقبول ہوئی روتی ہیں زہراؑ کہہ کہہ کے یہی اشکوں سے منہ دھوتی ہیں زہراؑ
عباسؑ مرا شبرؑ و شبیرؑ سا بیٹا
ہے ہے مرا بیٹا مرا بیٹا مرا بیٹا

☆☆☆☆☆

بیخودی مودّت

غمِ حسینؑ رہا ظلم کینہ جو نہ رہا خدا کا دین رہا مقصدِ عدو نہ رہا
رسولؐ کو کلمہ گو کچھ ایسا بھول گئے رسولزادوں کا کچھ پاسِ آبرو نہ رہا
غضب ہے شام کا لشکر لبِ فرات اُترا مگر نبیؐ کا نواسہ کنارِ جو نہ رہا
علم بدوش ٹہلتے ہیں نہر پر عباسؑ کوئی بھی شیر کی سج دھج کے روبرو نہ رہا
کہاں حسینؑ کہاں زندگی پسِ اکبر کہ جس کو دیکھ کے جیتے وہ ماہرو نہ رہا
کسے سنوارنے کی آرزو کریں زینبؑ وہ ماہرو نہ رہے لطفِ آرزو نہ رہا
یہ بیخودیٔ مودّت تھی مرنے والوں میں ہراسِ مرحلۂ خنجر وگلو نہ رہا
بجھاتیں بی بیاں کس طرح پیاس بچّوں کی کہ ساتویں ہی سے پانی پیئے وضو نہ رہا
آثرؔ عطا ہے یہ ان کی جو شعر کہتا ہوں
عروقِ شعریہ میں ویسے تو لہو نہ رہا

Scanned with CamScanner